روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 7 مئی 2013ء 26 جمادی الثانی 1434 ہجری 7 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 103

تقویٰ اختیار کرنے کا اجر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

(یعنی) وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہوگئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر لوٹے، انہیں تکلیف نے چھوا تک نہیں اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

(آل عمران: 173 تا 175)

امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حفاظت کریں اور جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر اپنے قویٰ کا جائز اور صحیح استعمال کریں

دنیاوی آسائشیں عارضی لذات ہیں۔ اصلی لذت خدا تعالیٰ کی رضا ہے

خدا تعالیٰ کو کبھی نہ بھولو، تقویٰ پر قائم رہو اور ایسے اعمال بجالاؤ جو اس جہان اور اگلے جہان کو بھی سنوارنے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 مئی 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الحشر کی آیات 19 اور 20 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے بنیادی شرط تقویٰ رکھی ہے۔ قرآن کریم کی روشنی میں تقویٰ کی تعریف اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر کے خدا تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا منبع سمجھتے ہوئے اس کے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے رکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پس یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ یقیناً ہر انسان کی نیکی، فراست، سمجھ اور علم کا معیار مختلف ہے۔ ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور اس کی امانتوں کی ادائیگی کو انتہا تک پہنچاوے۔ تب وہ حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا شمار ہوگا۔

حضور انور نے شروع میں تلاوت کی گئی آیات کی تشریح میں فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ باقی صفحہ 2 پر

دنیا ایک شہر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ زمانہ اس قسم کا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے وسائل پیدا کر دیئے ہیں کہ دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی پوری ہوگئی اب سب مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ ان کا مقابلہ ہو اور ان میں ایک ہی سچا ہوگا اور غالب آئے گا''۔

(الحکم 31/ اکتوبر 1902ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

بیان میں زور اور اثر

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا صادق سمجھا۔ بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہو سکتا ہے جو خود اس (پیغام) کے لانے والے کے بیان میں ہے۔ پھر اس کے معلوم کرنے کو تو خود اس کے منہ سے کچھ سننا چاہئے۔

(تقریر فرمودہ نومبر 1899ء بحوالہ الحکم 24 فروری 1904ء صفحہ 5-4)

حضرت مسیح موعود کی کتب اور ملفوظات کو زیر مطالعہ رکھنا اور ان کو غور اور تدبر سے پڑھنا ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس طرف بھرپور توجہ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمہ تن کوشاں رہنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

پریس ریلیز

صرف مذہبی بنیادوں پر احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ امتیازی سلوک اور مخلوط انتخابات کی روح کے خلاف ہے۔ امتیازی سلوک کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے

جماعت احمدیہ عام انتخابات 2013ء سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے: ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے کہا ہے کہ الیکشن قوانین کے مطابق ووٹر کی اہلیت پاکستانی شہری ہے نہ کہ مذہب و ملت کی تفریق۔ الیکشن کمیشن نے ووٹر کی رجسٹریشن کے لئے جو فارم جاری کیا ہے اس میں مذہب کا خانہ بطور خاص ڈالا گیا۔ اس ووٹر فارم کے تحت ووٹ کے اندراج کے لئے احمدیوں کو آنحضرت ﷺ سے اعلان لاتعلقی کرنا پڑتا ہے اور کوئی احمدی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مزید براں مخلوط انتخاب کے لئے ایک ہی جنرل ووٹر لسٹ بنائی جاتی ہے لیکن اس اصول کے برخلاف 2002ء اور 2008ء کے عام انتخابات میں احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ بنانے کے لئے احکامات جاری ہوئے اسی تسلسل میں 2011 میں انتخابی فہرستوں کی تصدیق کے لئے جو کتابچہ ہدایات الیکشن کمیشن نے رجسٹریشن افسران اور دیگر عملے کے لئے شائع کیا اس کی شق 12 میں یہ الفاظ بطور خاص شامل کئے گئے۔

''احمدیوں کے ووٹ ابتدائی انتخابی فہرست میں علیحدہ درج کئے جائیں گے اور رجسٹر کے صفحہ کے اوپر ''احمدیوں کے لئے'' لکھا جائے گا''

باقی صفحہ 2 پر

بقیہ۔ خلاصہ خطبہ حضور انور ایدہ اللہ 3 مئی 2013ء

یہ دنیا اور اس کی رنگینیاں اور آسانیاں اور آسائشیں تمہارا سب کچھ نہ ہوں بلکہ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تم نے کیا عمل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے گئے اعمال ہی ہیں جو اگلے جہان میں کام آتے ہیں۔ فرمایا کہ گناہوں کی جڑ یہی ہے کہ انسان لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ خدا کو بھول جاتا ہے۔ پس اگر اگلے جہان کی دائمی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا ہے تو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ فرمایا پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو آئندہ زندگی کی فکر کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور آئندہ پیدا ہونے والی نسل کی تربیت اور ان کو دنیا کی بجائے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلانے کا بھی ارشاد فرما رہا ہے۔ شادی کے موقع پر یہ بات یاد رکھو کہ یہ دنیا کی آسائشیں اور لذتیں، شادی اور دنیاوی ملاپ یہ سب عارضی لذات ہیں، اصلی لذت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔ پس ایک مومن کو بار بار مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ تنبیہہ اور تلقین فرماتا ہے کہ خدا کو کبھی نہ بھولو، تقویٰ پر قائم رہو، ایسے اعمال بجالاؤ جو اس جہان اور اگلے جہان کو بھی سنوارنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بناوے۔ جب خدا تعالیٰ کے دروازے پر تذلل اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کی غلامی میں توحید کے قیام اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے آئے تھے۔ حقیقی تقویٰ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ حقیقی توحید جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے منزہ سمجھنا اور اس پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنی محبت، عبادت، تذلل اپنی امیدیں اور اپنا خوف صرف اللہ تعالیٰ سے خاص کرنا اس کی توحید کو قائم کرنا ہے۔ حضور انور نے توحید باری تعالیٰ کی مزید تشریح و توضیح بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے کمال کے بارے میں فرمایا کہ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ انسان کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کے وجود میں کھویا جائے اور اصل میں یہی توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران اپنے سفر پر روانہ ہونے کا ذکر فرمایا اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

بقیہ صفحہ 1۔ پریس ریلیز

ترجمان جماعت احمدیہ سلیم الدین صاحب نے کہا کہ اس حکم نامہ کے اجراء اور نفاذ کے نتیجہ میں ووٹرلسٹ کی کیفیت اب یہ قرار پائی ہے کہ ایک فہرست جس میں تمام پاکستانی شہری خواہ وہ مسلمان، مسیحی، یہودی، ہندو، پارسی، سکھ ہوں یا دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں ایک فہرست میں اکٹھے ہیں اور صرف احمدیوں کے لئے الگ ووٹرلسٹ بنائی جارہی ہے جو مذہبی نفرت و تفریق اور تعصب اور امتیاز کی بدترین مثال ہے۔ یہ تفریق بانی پاکستان حضرت قائداعظم کے فرمودات، آئین پاکستان میں دیئے گئے حقوق، نیز مخلوط انتخابات کی حقیقی روح کے منافی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کی بھی شدید خلاف ورزی ہے۔ درحقیقت یہ محبّ وطن احمدیوں کو ملکی دھارے سے الگ کرنے اور کمزور اور سیاسی طور پر بے اثر بنانے کی کاوش ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس حوالے سے ہم نے حکومت کو تحریراً اور الیکشن کمیشن کو باضابطہ ملاقات کر کے اپنے موقف سے آگاہ کیا لیکن افسوس کہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ دریں اثناء جماعت احمدیہ پاکستان اپنا پرزور احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے عام انتخابات 2013ء سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے۔

مکرم عبدالغفار ڈار صاحب

راولپنڈی کے دو مرحومین کا ذکر خیر

ایک عرصہ ہوا کہ راولپنڈی کی ایک بزرگ خاتون سیدہ ناصرہ صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب ناصر مرحوم آئی او ڈبلیو (ریلوے) بعمر 93 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے نہایت صبر و شکر اور عبادت الٰہی میں اپنی وصیت کی حفاظت کرتے ہوئے طویل ترین بڑھاپے کے عوارض میں وقت گزارا۔ مرحومہ راولپنڈی کے شہید بدرالدین خان صاحب کی دوسرے نمبر کی بیٹی تھی اور مجاہد سپین مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کی بھاوجہ تھیں۔ آپ کے دو ہی بیٹے تھے چھوٹا بیٹا لطیف طارق والد کی وفات کے بعد اپنی دو چھوٹی بیٹیاں یادگار چھوڑ کر فوت ہوا۔ اس کے بعد اس خاندان کی تمام تر ذمہ داریاں ناصر صاحب کے بڑے فرزند نسیم صاحب کے سر پر آن پڑیں۔ مرحوم محمود احمد صاحب ناصر حلقہ F بلاک کے صدر بھی رہے ہیں ان کا گھر عرصہ دراز تک ایک کامیاب نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ یہ وہی نسیم صاحب ہیں جو مدت تک ہماری مرکزی بیت الذکر میں ذاتی طور پر باقاعدگی کے ساتھ لاؤڈ سپیکر کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ نسیم صاحب کی دو بہنیں ہیں ایک کمرشل مارکیٹ سیٹلائٹ ٹاؤن کے آغاز میں عرصہ دراز تک نسیم صاحب ریفریجریٹرز کا کاروبار کرتے رہے ان کے ایک ماموں بشیر الدین خان صاحب بھی ان کے ساتھ کام کرتے رہے وہ بھی بڑے مخلص احمدی تھے۔

نسیم صاحب کے دادا ہوشیار پور کے تھے اور ان کے ایک تایا فیض اللہ چک قادیان کے قریب رہائش پذیر تھے۔ میں زیادہ تفصیلات میں جانے پر معذرت خواہ ہوں۔ اصل مدعا محترمہ سیدہ ناصر صاحبہ کے لئے احباب کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست کرنے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اس خاندان کے اور مرحومہ کے جو جملہ لواحقین ہیں وہ ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستہ رہیں جیسے کہ ان کے بزرگوں کا نیک نمونہ زندہ جاوید ہے۔

چوہدری نسیم صاحب کے بزرگ اور وہ خود بھی عرصہ دراز سے راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں مگر ان دنوں ان کی عارضی رہائش اسلام آباد میں ہے۔ ان کی یہ والدہ صاحبہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ چنانچہ حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

ہمارے دوسرے بزرگ بھائی مرزا محمد سعید صاحب عرصہ دراز سے F بلاک میں بمعہ فیملی مقیم رہے۔ ان کے والد بزرگوار سردار محمد صاحب نے ہجرت کے بعد بنوں میں گاڑیاں مرمت کرنے کا ورکشاپ بنایا تھا۔ البتہ رہائش کے لئے انہوں نے راولپنڈی ہی کے علاقہ میں ایک مکان حاصل کیا تھا۔ جس میں ان کا ایک بیٹا بشارت احمد اب بھی مقیم ہے۔ مرزا محمد سعید صاحب نے بیرون ملک محنت کر کے F بلاک میں مکان تعمیر کیا تھا مجھے یاد ہے کہ ان کی اہلیہ اور ایک بیٹا اسی مکان میں فوت ہوئے تھے۔ یہ خاندان دراصل امرتسر شہر سے ہجرت کر کے پاکستان آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا مگر بعض نامساعد حالات کی وجہ سے اپنا یہ بہت بڑا مکان انہیں فروخت کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی آفندی کالونی صادق آباد میں اپنا نیا گھر بھی خرید لیا تھا۔ F بلاک کے قیام کے دوران ایوان توحید میں نمازوں کے لئے باوجود صحت کی کمزوری کے خود پیدل آیا کرتے تھے۔ بڑے بیٹے مرزا منصور احمد بیرون ملک ہیں۔ اس خاندان کے علاوہ ان کے ایک عم زاد ربوہ میں رہتے ہیں اور انجمن کے مخلص کارکن ہیں۔ اسی طرح راولپنڈی میں ظہور احمد صدیقی صاحب کے ساتھ قریبی رشتہ داری ہے۔ معلوم ہوا کہ امرتسر میں ان کے بزرگ نذیر احمد صاحب مرزا تقسیم ملک سے قبل احمدیت کے سخت خلاف تھے یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کی خلافت کا واقعہ ہے کہ مرزا نذیر احمد صاحب سخت بیمار ہوگئے اور پریشانی کے عالم میں رجوع الی اللہ کیا شامت اعمال سے مرزا صاحب کے خلاف سب و شتم کرتا ہوں شاید اسی وجہ سے میں بیمار ہو گیا ہوں۔ چنانچہ انہیں رجوع الی اللہ کی تحریک ہوئی اور دعا کی کہ باری تعالیٰ اگر میں صحت یاب ہو جاؤں تو اپنا رویہ بدل لوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور صحت یاب ہونے پر سب سے پہلے مرزا نذیر احمد صاحب نے بیعت کی اس کے بعد خاندان کے دیگر افراد بھی شامل احمدیت ہوگئے۔ 30/اپریل 2011ء کو آپ کی رحلت ہوگئی اور اسی دن ایوان توحید میں کثیر احباب جماعت نے جنازہ میں شمولیت کی اور اسی دن احمدیہ قبرستان احمد باغ میں دفن کر دیئے گئے۔ موت فوت کا سلسلہ جاری ہے خدا تعالیٰ نئی پود اور موجودہ احباب جماعت کو اپنے بزرگوں کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

قرآن مجید کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے دعاؤں کی حقیقت اور فلاسفی اور موجودہ حالات میں خاص طور پر دعاؤں کی پُر اثر تحریک

قرآنِ کریم نے متعدد جگہ جو دعا کے مضمون پر کھل کر روشنی ڈالی ہے اس کو ہمیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے

دعا کی حکمت اور فلاسفی اور دعا کرنے کے طریق کو سمجھ کر دعا کی طرف توجہ دیں اور نہ صرف دعا کی طرف توجہ کرنے والے ہوں بلکہ نتیجہ خیز دعاؤں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل اور دشمن کی ناکامی کے لئے ہمیں عابد بننا ہوگا

اپنے دکھ، اپنے درد، اپنی چیخیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کو عبرت کا نشان بنائے

ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر صبر اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 مارچ 2013ء بمطابق 15 مارچ 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ المؤمنون کی آیات 107 تا 112 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کے اقتباس کے حوالے سے جو خطبہ کے ابتدا میں ہی مَیں نے پڑھا تھا، یہ بتایا تھا کہ دعا کیا ہے؟ دعا سے کس طرح تسلی اور سکینت ملتی ہے؟ دعا کی فلاسفی کیا ہے اور کس طرح مانگنی چاہئے؟ یعنی دعا مانگنے کا معیار کیا ہے جو ایک مومن کو اختیار کرنا چاہئے۔

اصل میں تو دعا کی یہ روح اور فلاسفی قرآنِ کریم کی ہی بیان فرمودہ ہے، اُس میں بیان ہوئی ہے جو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمائی۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود کے بعض اور ارشادات بھی ہیں جو بڑے مختصر ارشادات ہیں لیکن دعا کرنے اور دعا کی حقیقت جاننے کے ایسے طریقے اور اسلوب ہیں جن پر عمل کر کے ایک انسان خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا اور دعا کی حقیقت جاننے والا بن جاتا ہے۔

آپ اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ:

’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 21 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لیے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لیے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آ سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 33 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی فطری جوش ہے جو بندے اور خدا کے تعلق کو قائم کرتا ہے اور اُس کو مضبوط کرتا ہے۔ پس اس فطری جوش اور مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ یہ فطری جوش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے پیدا ہوگا۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

’’دعاؤں میں جوڑ و بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لیے بھی ایک وقت‘‘ (ہوتا ہے) ’’جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 309 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہر کام میں صبح کے وقت تازہ دم ہو کر جو کام انسان کرتا ہے اُس کے نتائج بہترین ہوتے ہیں۔ آج کل کے ان لوگوں کی طرح نہیں جو ساری رات یا رات دیر تک یا تو انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یا ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا اور دنیاوی کاموں میں ملوث رہتے ہیں۔ اُن کی رات کو نیند پوری نہیں ہوتی۔ صبح اُٹھتے ہیں تو ادھ پچدّی نیند کے ساتھ، اُس میں نماز کیا ادا ہوگی؟ اور ان کے دوسرے کاموں میں کیا برکت پڑے گی۔ ہر شخص چاہے دنیا دار بھی ہو اپنے بہترین کام کے لئے تازہ دم ہو کر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ پوری توجہ سے کام ہو۔ اُس کام کے بہترین نتائج ظاہر ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اس طرح تمہیں یہ بھی تلاش کرنا چاہئے کہ تمہارے دعاؤں کے بہترین اوقات کیا ہیں؟ وہ کیفیت کب پیدا ہوتی ہے جب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا اُسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا

ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعاؤں میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم‘‘ (یعنی جو حکم خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں اُنہیں پورے عزت و احترام کے ساتھ بجالانے کی کوشش کرتا ہے) ’’اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجالاتا ہے۔ یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 539 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی سعید فطرت کے نیک عمل اُس پھل کی طرح ہیں جو میٹھا ہے اور پُر لذت ہے۔ جس کے پھل کو دیکھ کے سب کہیں، جس کو چکھ کر سب کہیں کہ یہ میٹھا پھل دینے والا درخت ہے۔ شقی وہ بدبخت انسان ہے جس کے عمل نہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے ہیں اور نہ ہی اُس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ گویا کڑوا اور بدبودار پھل دینے والا درخت ہے۔

پس یہ چند اقتباسات مَیں نے اس لئے پیش کئے کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق کا مزید ادراک پیدا ہو۔ اس لئے کہ ہمیں دعا کرنے کے اسلوب اور طریقوں کا پتہ چلے۔ اس لئے کہ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اچھے اور بُرے کے فرق کو دیکھ کر ہم اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ ہمیں دعاؤں کے صحیح طریق کو اپناتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ تا کہ ہم اُن لوگوں میں شامل ہوں جو دنیا کی حَسَنَہ سے بھی حصہ لینے والے ہیں اور آخرت کی حَسَنَہ سے بھی حصہ لینے والے ہیں۔ تا کہ ہم ذاتی اور جماعتی مقاصد کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے والے ہوں۔

پس یہ وہ اہم مضمون ہے جسے ایک (-) کو، اُس (-) کو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا ہے، جس نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی موعود کی بیعت میں آنے کی سعادت پائی ہے۔ اُس کو ان باتوں کو سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حقیقی مومن اور جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والا ہے اُس میں فرق پیدا ہو جائے۔ واضح ہو جائے کہ حقیقی مومن کون ہے اور وہ کون ہے جو صرف مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

قرآنِ کریم نے متعدد جگہ جو دعا کے مضمون پر کھل کر روشنی ڈالی ہے اس کو ہمیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں حضرت مسیح موعود کی نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم دعا کی حکمت اور فلاسفی اور دعا کرنے کے طریق کو سمجھ کر دعا کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور نہ صرف دعا کی طرف توجہ کرنے والے ہوں بلکہ نتیجہ خیز دعاؤں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔ ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جن کا نتیجہ نکلتا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر زندگی بے مقصد ہے۔ نتیجہ خیز دعاؤں کی انسانوں کو اپنی زندگیاں سنوارنے کے لئے ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں یا نہیں، اُس سے کچھ مانگتے ہیں یا نہیں۔ دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعاؤں اور پھل لانے والی دعاؤں کی ہمیں ضرورت ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کو، وہ تو بے نیاز ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ یہ اعلان کر دو کہ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا.........(سورۃ الفرقان:78) یعنی کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے، اگر تمہاری طرف سے دعا ہی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے، لیکن اس آیت میں اَور بھی صراحت ہے‘‘ (مزید کھول کر بیان کیا ہے) ’’یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ رب کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 221 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے۔ اُس کی عبادت، اپنی عبادت کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اگر تعلق جوڑنا ہے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کروانی ہے، دشمن کی ناکامی کے نظارے دیکھنے ہیں تو ہمیں عابد بننے کی طرف توجہ دینی ہوگی، حقیقی عابد بننے کی طرف توجہ کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو صحیح عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں یہ روح پیدا کرے تا کہ ہم دشمنوں کے بدانجام کو دیکھنے والے ہوں۔

..........احمدی حضرت مسیح موعود سے اس لئے محبت اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشقِ صادق ہیں۔ یہ احمدیوں کا جرم ہے۔ احمدیوں کا یہ وفا کا تعلق اس لئے ہے، یہ محبت کا تعلق اس لئے ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمارے اندر حقیقی عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔ ہم حضرت مسیح موعود سے محبت کا تعلق اس لئے رکھتے ہیں کہ حقیقی توحید کا فہم و ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے عطا ہوا۔ پس جو لوگ حضرت مسیح موعود کی دشمنی کی وجہ سے اپنی حدوں کو پھلانگ رہے ہیں، اُن کا مقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی منادی کرنے والے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اُس بندے سے ہے جس کی اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عابد کی پرواہ کرتا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود سے بڑا عابد کوئی نہیں۔ ماضی میں بھی ہم دشمنوں کا انجام دیکھتے آئے اور آجکل بھی دیکھ رہے ہیں۔ ....دنیا کے دوسرے ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا افریقہ میں بھی بعض دفعہ دشمنیاں ہیں لیکن مسلمان اپنے علماء کی جب یہ گھٹیا حالت دیکھتے ہیں تو پھر یہ احمدیت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت سے علاقوں میں تو احمدیت پھیلی بھی اس وجہ سے ہے۔ اپنے علماء کی حالت دیکھ کر انہوں نے صحیح دین کو پہچانا ہے۔ ان میں یہ جرأت ہے کہ اپنے ان نام نہاد علماء کی حرکتوں سے سبق حاصل کریں اور حق کی تلاش کریں۔

بہر حال مَیں احمدیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مخالفینِ احمدیت کی حرکتوں اور کمینگیوں سے پریشان نہ ہوں۔ گزشتہ دنوں مجھے کسی احمدی نے پاکستان سے لکھا کہ ہمارے علاقے میں حضرت مسیح موعود کی مخالفت کا زور اس قدر ہے اور اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ دشمن ہر اوچھی حرکت کرنے پر تلا بیٹھا ہے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کی تصویر بگاڑ کر یا تصویر کے ساتھ بڑا توہین آمیز سلوک کر کے ہمارے دلوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔ یہ جہالت جو ہم دیکھتے ہیں تو اب برداشت نہیں ہوتا۔ لگتا ہے کہ دل پھٹ جائے گا۔ اتنے غلیظ پوسٹر دیواروں پر لگا رہے ہیں کہ بعض غیر از جماعت جو شرفاء ہیں اُن کی دیواروں پر جو پوسٹر لگے ہوئے تھے، انہوں نے بھی وہ اتار دیئے کہ اب یہ انتہا ہو رہی ہے۔ تو یہ لکھتے ہیں کہ یہ دیکھ کر بے ساختہ روتے ہوئے چیخیں نکل جاتی ہیں۔ میں نے اُن کو بھی لکھا ہے کہ صبر اور دعا سے کام لیں۔ ہمیں دشمن کے شور و غوغا میں بڑھنے، (-) کے بعد یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا سبق ملا ہے۔ پس ہمیں اس سبق کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھا کر اُس میں فنا ہونے کا سبق ہے۔ ایسے لوگ اپنی موت کو خود دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی اہانت کرنے والے ہمیشہ ہی تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بھی اگر اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو جس طرح لیکھو پر دعا کی تلوار چلی تھی، ان پر بھی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے چلے گی۔ پس اپنے دکھ، اپنے درد، اپنی چیخیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسے شریروں کو عبرت کا نشان بنائے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک مجلس میں جو 19 / اپریل 1904ء کی ہے فرمایا کہ:

’’مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔ ’’زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ فَسَحِّقۡهُمۡ تَسۡحِیۡقًا۔ فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے؟ اتنے میں میری نظر اُس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔...........‘‘

یعنی ’’اے میرے رب! تُو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا۔ اور ہمارے لئے اپنی

تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔''

انکار کرنے والے بہت سارے ہوتے ہیں لیکن بعض انکار کرنے والے شریر ہوتے ہیں جو اپنی شرارتوں میں انتہا کو پہنچے ہوتے ہیں۔ پس یہ دعا اُن کے لئے ہے۔ فرمایا کہ:

''اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے''۔ پھر فرمایا ''ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اُس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح اُن امور کو ظاہر کر رہا ہے۔''

(تذکرہ صفحہ 427-426 مع حاشیہ۔ نظارت اشاعت ربوہ۔ 2004ء)

اور یہ نظارے آج بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت کو دکھا رہا ہے۔ ایک طرف یہ گالیاں ہیں، دوسری طرف ترقیات ہیں۔ بیشک ملک میں شرفاء بھی ہیں، ایسے بھی ہیں جیسا کہ میں نے کہا، جو پوسٹروں کو اپنے گھروں کی دیواروں پر سے اُتارنے والے ہیں۔ لیکن ان میں جو اکثریت ہے اُن میں گونگی شرافت ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے کہ شرافت تو ہے لیکن گونگی شرافت ہے جو بولتی نہیں۔

لیکن ایک پڑھا لکھا طبقہ جو انگریزی اخباروں میں لکھتا ہے، انہوں نے اب اس حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے خلاف آواز بھی اُٹھانا شروع کر دی ہے۔ بہر حال ملک کو بچانے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود کی یہ الہامی دعا بھی پڑھنی چاہئے تا کہ شر پسندوں کا خاتمہ ہو۔ ملک کی شریف آبادی اُن شر پسندوں کے شر سے محفوظ رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدی ان شر پسندوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا، ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر صبر اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ مختلف شہروں میں، مختلف علاقوں میں احمدیوں کے خلاف ان شر پسندوں کی منصوبہ بندیاں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہمارا خدا خیر الماکرین ہے۔ ان کے منصوبوں کو ان پر الٹانے والا ہے اور اُلٹا رہا ہے۔ وہی ہے جس نے اب تک ہمیں اُن کے خوفناک منصوبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا خدا کے دامن کو کبھی نہ چھوڑیں۔ پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا، مَیں جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

مستقل مزاجی سے دعاؤں کی طرف توجہ دیتے چلے جانے کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''دعا اور اُس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت، ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 708-707 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اگر انسان اس قسم کی باتیں سوچے تو پھر وہ لاشعوری طور پر اللہ تعالیٰ کی جو دعائیں قبول فرمانے کی صفت ہے، اس کا انکار کر رہا ہوتا ہے۔

پس ہمارا کام اپنے اندر استقلال پیدا کرنا ہے۔ ہمیں اُن شرائط کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں سے چند ایک میں نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول کبھی غلط نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُجِیْبُ............ (سورۃ البقرۃ:187)۔ کہ دعا کو اُس کی شرائط کے ساتھ مانگو، میں قبول کروں گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم مایوس ہوں۔ ہاں قبولیت کا وقت خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ ہر ابتلا ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والا بنائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ قبولیت بھی ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک اور ارشاد بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اُس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اُسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اُس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اُس قانون کو اُس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا؟ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا''...... فرمایا ''دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے اُن سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اُس کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف کو لے ہی آئیں۔ اسی عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تُو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے مگر انہوں نے یہی کہا کہ مَیں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بیشک اُن کو کچھ خبر نہ تھی مگر یہ کہا۔............۔ (سورۃ یوسف:95) پہلے تو اتنا ہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں سے محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دے دیتا۔ مگر اس سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا۔ بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازہ پر بٹھائے تو آخر اُس کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 152-151 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر ہماری دعائیں تو ہمارے دل کی تڑپ، ہمارے دلوں کا چھلنی ہونا اپنی ذات پر ظلم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ہم اُن ظلموں کا نشانہ ہیں۔ ہم ان ظلموں کا نشانہ اس لئے بن رہے ہیں کہ اس زمانے میں ہم نے خدا تعالیٰ کے فرستادے اور پیارے کو مانا ہے۔ پس یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے لئے یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ اگر اُس کی خاطر برداشت کر رہے ہیں تو وہ ضرور ہماری دعائیں سنے گا اور سن رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ دشمن کے منصوبے تو بڑے شدید تھے اور ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہے اور حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے ہیں اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ یہ نظارے دکھا رہا ہے کہ کئی جگہ دشمن کے منصوبوں کے توڑ کر رہا ہے اور صرف پاکستان میں نہیں، دنیا کے مختلف ممالک میں بھی مخالفت ہے لیکن جماعت کی ترقی رُک نہیں رہی۔

یورپین پارلیمنٹ مَیں جب میں گیا تو ایک اخباری نمائندے نے کہا کہ تمہاری دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے یا تعداد کتنی ہے؟ تم لوگ اپنے آپ کو کہاں رکھتے ہو؟ تو مجھے یہ خیال آیا کہ اُس نے تعداد کی حقیقت پوچھنے کے بعد یہ سوال کرنا ہے کہ پھر تم جو تعلیم دیتے ہو، امن پسندی کی باتیں کرتے ہو، جس کو تم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہو تو تمہاری تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ تمہاری حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وہ جواب فوراً ذہن میں آیا جو

انہوں نے یہاں یورپ کے ایک پریس نمائندے کو اس کے سوال پر دیا تھا کہ آپ کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ آج سے ترانوے سال پہلے جو ایک تھا وہ اب ایک کروڑ کے قریب ہے تو حساب کرلو کہ آئندہ اتنے عرصے میں ہم کتنے ہوں گے؟

(ماخوذ از دورۂ مغرب 1400ھ صفحہ 211 تا 213)

تو میں نے بھی اُسے کہا کہ جماعت احمدیہ کو اب 123 سال تو گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کروڑوں میں ہیں اور وہ وقت بھی انشاء اللہ تعالیٰ قریب ہے جب ہم ایک اثر رکھنے والی جماعت کے طور پر دنیا کو نظر آئیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا اور اس سے کہا کہ لگتا ہے کہ تمہارا سوال یہی تھا تو تسلی ہوگئی؟ اُس نے کہا ہاں میرے ذہن میں یہی تھا۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اثر دنیا کے مقاصد کے حصول کے لئے نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے، محبت اور پیار کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہوگا۔ پس ہمیں کسی طرح بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ مخالفین کے ظلم ہمیں اپنے کام سے ہٹا سکتے ہیں یا ترقی میں روک بن سکتے ہیں۔ ترقی تو ہمیں خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے اور نہ صرف ہمیں ترقی کے نظارے دکھا رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آئندہ آنے والی زندگی میں اپنے پیاروں کے ساتھ جڑنے والوں اور اُن کی مخالفت کرنے والوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر ہمارے لئے تسلی اور سکینت کے سامان بھی فرما دیئے ہیں۔ جو آیات میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں، وہ اس حالت کا نقشہ کھینچتی ہیں۔ فرمایا قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ .... (سورۃ المؤمنون:107) وہ یعنی مخالفین یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آ گئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔ رَبَّنَا اَخرِجنَا............ (سورۃ المؤمنون:108)

اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لے، یعنی اس دوزخ سے، جہنم سے ہمیں نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔ قَالَ اخسَئُوا .... (سورۃ المؤمنون:109)

وہ کہے گا، اسی میں تم واپس لوٹ جاؤ۔ وہیں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ اِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ...... (سورۃ المؤمنون:110) یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ فَاتَّخَذتُمُوهُم .... (سورۃ المؤمنون:111) پس تم نے اُنہیں تمسخر کا نشانہ بنالیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کردیا۔ اور تم اُن سے ٹھٹھا کرتے رہے۔ اِنِّی جَزَيتُهُمُ .... (سورۃ المؤمنون:112) یقیناً آج میں نے اُن کو اُس کی جو وہ صبر کیا کرتے تھے یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پس یہ دشمنی کرنے والوں کا، زندگی کے فیشن سے دور جا پڑنے والوں کا انجام ہے کہ جب اگلے جہان میں جا کر ان پر حقیقت واضح ہوگی تو پھر کہیں گے کہ ہماری بدبختی ہمیں گھیر کر یہاں تک لے آئی ہے۔ پس اے اللہ! ہمیں ایک دفعہ لوٹا دے۔ ہم کبھی نافرمانی نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظلم کرنے والے ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرا قانون نہیں ہے۔ اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے۔ اسی میں داخل ہو جاؤ۔ اب میں تمہاری کوئی بات، کوئی چیخ وپکار نہیں سنوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو چیخ وپکار یا باتیں سننی تھیں وہ اس دنیا میں اُن کی سنتا ہے جو نیکوں کا عمل ہے، نہ کہ ان لوگوں کی جو یہاں ظلم کرنے کے بعد اگلے جہان میں جا کے (چیخ وپکار) کریں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ ایسے لوگوں سے سلوک کا ذکر فرمایا ہے جو اُس کے فرستادوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ خدا جو ہر وقت اپنے بندے کی معافی مانگنے کے انتظار میں ہے وہ اب انکار کر دے گا کہ اب وقت گزر گیا۔ جب تم یہاں آگئے تو یہاں اعمال کی جزا ملنی ہے۔ جو اعمال تم اُس دنیا میں کر آئے ہو، جو حرکتیں تم اُس دنیا میں میرے بندوں کے دل چھلنی کر کے کر آئے ہو، میرے آگے جھکنے والے اور میرے دین کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں سے جو سلوک تم نے روا رکھا، جس طرح وہ میرے کام کو آگے بڑھانا چاہتے تھے تم نے اُن کے کام میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی، نہ صرف دوسروں کو اُن کی باتیں سننے سے روکا بلکہ اُن پر ظلم کی بھی انتہا کی۔ میرے نام کا کلمہ پڑھنے والوں کو تم نے ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بنایا بلکہ اُن کے خون سے بھی کھیلتے رہے۔ پس اب معافی کس چیز کی؟ آج تمہاری کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔ جاؤ اور اپنے ٹھکانے جہنم میں جا کر رہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج یقیناً میرے وہ بندے جو میرے حکم کے مطابق، میرے وعدے کے مطابق آنے والے فرستادے پر ایمان لائے، وہی اس قابل ہیں کہ اُن پر میں رحم کروں، اُن کی باتیں سنوں، اُن کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دوں۔ دنیا میں اُن پر کئے گئے ظلموں کی جزا اُن پر پیار کی نظر ڈال کر دوں۔ اس دنیا میں اُن کی جزا کئی گنا بڑھا کر دوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے وہ لوگو! جو میرے بندوں پر ظلم کرتے رہے، ان پر ظلموں اور ان پر تمسخر نے تمہیں اس حد تک اندھا کر دیا کہ تم میری ذات سے بھی غافل ہوگئے۔ میرے اس حکم کو بھول گئے کہ عمداً مومنوں کی دل آزاری کرنا اور اُن کا قتل کرنا تمہیں جہنم کی آگ میں لے جائے گا۔ تو اپنے اس عہد کو بھول گئے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرو گے۔ تم نے یہ عہد کیا ہے لیکن تم بھول گئے۔ پس جب تم خدا تعالیٰ کے احکامات کو بھلا بیٹھے ہو، اُس کی یاد سے غافل ہوگئے ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی مرضی کے مطابق توڑنے مروڑنے لگ گئے ہو تو میرا اب تمہارے سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تم نے مظلوموں کی جائیدادوں کو لوٹا، اُنہیں آگیں لگائیں، اُن کی جائیدادوں پر قبضے کئے۔ اُن کے کاروباروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اگر مشترکہ کاروبار تھے تو اُن کے پیسے کھا گئے۔ غرض جرموں کی ایک لمبی فہرست ہے جو تم کرتے رہے۔ پس اب یہ جہنم کی سزا ہی تمہارا مقدّر رہے۔ یہ قرآنِ کریم کہہ رہا ہے۔ کسی قسم کی نرمی اور معافی کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرو اور پھر ایمان لانے والوں اور رحم اور بخشش مانگنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یقیناً آج تمہارے صبر اور استقلال اور ایمان میں مضبوطی اور میرے سے تعلق کی وجہ سے، میرے آگے جھکنے کی وجہ سے، میرا عبد بننے کی وجہ سے تم اُن لوگوں میں شمار کئے جاتے ہو جو کامیاب لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بننے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔

پس ان آیات کی رو سے یہ مومن اور غیر مومن کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔ ہماری ہر قسم کی کوتاہیوں اور کمیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں کی طرف ہماری توجہ رہے اور "فَائِزُوْن" میں ہمارا شمار ہو۔

زمین کے کناروں تک

غریبوں تک، امیروں تک، پیادوں تک، سواروں تک
محلات شہنشاہی تلک اور بے سہاروں تک
ٹلیں گی کس طرح عرشیؔ خدا کے منہ کی باتیں ہیں
تری ...... پہنچے گی زمیں کے سب کناروں تک

ارشاد عرشی ملک

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2013ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

جنازہ حاضر

مکرمہ منصورہ لون صاحبہ

مکرمہ منصورہ لون صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب جلنگھم مورخہ 28۔اپریل کی تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ و سابق امام بیت الفضل لندن کی بیٹی اور مکرم سلطان احمد لون صاحب سیکرٹری مال یوکے کی والدہ تھیں۔ آپ نے بیماری کا طویل اور تکلیف دہ عرصہ بڑے صبر وحوصلہ کے ساتھ گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں۔ آپ لمبا عرصہ ضیافت کی ٹیم کی ممبر رہیں اور جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک دعاگو صوم وصلوٰۃ کی پابند، دوسروں کا خیال رکھنے والی، بہت نرم دل، بے ضرر، سادہ، مہمان نواز مخلص اور متقی خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب درویش قادیان مورخہ 6 جنوری 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ پارٹیشن کے وقت پاکستان آکر 5 سال سخت تنگی میں بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارے جبکہ ان کے خاوند قادیان میں درویش تھے۔ قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ نظر کی کمزوری کے باوجود آخر وقت تک کئی کئی گھنٹے روزانہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت ساری خوبیوں کی مالک، ہر دلعزیز خلافت کی وفادار، غرباء کی ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد صادق صاحب (آف امریکہ) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب) کے داماد ہیں۔

مکرم حسینی بدولہ صاحب

مکرمہ حسینی بدولہ صاحب سرینام ساؤتھ امریکہ مورخہ 17۔اپریل 2013ء کو 92 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ 1956ء میں جب سرینام میں جماعت قائم ہوئی تو آپ کو بیعت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی ذاتی زمین جماعت کو بیت الذکر بنانے کے لئے پیش کی۔ آپ کو 20 سال جماعت کے صدر اور نائب صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند، دینی کاموں میں ہمیشہ صف اول میں رہنے والے، ضرورت مندوں اور غرباء کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کو سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ نے بھی جماعت کی بے لوث خدمت کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم عثمان بدولہ صاحب اور مکرم مبارک بدولہ صاحب ہالینڈ میں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم امجد لطیف صاحب

مکرم امجد لطیف صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبداللطیف صاحب مرحوم راجستھان انڈیا مورخہ 18۔اپریل 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ مرحوم کے دادا (حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب) اور پڑدادا (حضرت ڈاکٹر مکرم الٰہی صاحب) دونوں ہی حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ آپ کو صوبائی امیر راجستھان اور زونل امیر بیاور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت جے پور کے صدر بھی رہے۔ جماعتی خدمات کو ہمیشہ ایک اعزاز سمجھ کر نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے اور صحت کی کمزوری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے جماعتوں کے دورے کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب

مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب فیصل آباد مورخہ 6 مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کو جرمنی میں تقریباً سات سال صدر جماعت اوسنا برک، بطور سیکرٹری تربیت بون اور ریجنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کولن ریجن کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی مخلص، خلافت کے فدائی، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نڈر داعی الی اللہ اور مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب

مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کینیڈا مورخہ 20۔اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت خلیفہ نوردین جمونی کے پوتے اور حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم 1979ء میں ٹورانٹو کینیڈا آئے اور اپنی رضاکارانہ خدمات جماعت کینیڈا کو پیش کردیں اور پھر بڑے اخلاص و وفا سے مسلسل 20 سال تک باقاعدگی سے مشن ہاؤس ٹورانٹو میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک، متقی، ہمدرد، خوش مزاج، نرم خو اور خلیق وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب (نائب امیر کینیڈا) کے بھائی تھے۔

مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب

مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب مورخہ 20۔اپریل 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم مسٹر قادر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم 1972ء سے 1981ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمات بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا۔ آپ ہنس مکھ، زندہ دل اور ہر ایک کام آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ ربوہ میں بطور نائب مہتمم مقامی اور کئی دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم جلال الدین اکبر صاحب (نائب سیکرٹری ضیافت یوکے) کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر سے نوازے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم رفیع احمد رند صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ڈیزبورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 مئی 2013ء

2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	خطبہ جمعہ 13 جولائی 2007ء
6:30 am	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
8:05 am	خطبہ جمعہ 13 جولائی 2007ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:50 am	جلسہ سالانہ یو کے 22 جولائی 2011ء
2:00 pm	سوال و جواب 7 جون 1998ء
11:20 pm	جلسہ سالانہ یو کے 22 جولائی 2011ء

ضرورت مینیجر

سندھ میں میر پور خاص کے قریب واقع ماڈرن زرعی فارم کے لئے مینیجر کی ضرورت ہے۔ امیدوار ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی آفیسر ہونا چاہئے۔ عمر کم و بیش 45 سے 50 سال کے درمیان ہو۔ درخواستیں اپنے ضلعی امیر صاحب کے تعارف کے ساتھ فوری طور پر درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

پوسٹ بکس نمبر 4766 کراچی 74000

درخواست دعا

مکرم عبداللطیف منور صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم عبدالسمیع سالک صاحب جرمنی ابن مکرم قریشی عبدالوحید صاحب مرحوم آف گولبازار ربوہ کی کمر کے مہروں کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیاں دور فرمائے۔ آمین

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سعید احمد ریحان صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مجلس GHS اسلام آباد کی مورخہ یکم مئی 2013ء کو شفا ہسپتال میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ اور دو سٹنٹ لگے ہیں۔ گھر واپس آ گئے ہیں۔ احباب سے اس مخلص بھائی کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پلاٹ برائے فروخت

برقبہ 1 کنال واقع طاہر آباد جنوبی نزد ساہیوال روڈ پختہ چار دیواری، گیٹ، گٹر کی مکمل چنائی، بھرتی، میٹھے پانی کا بور، پھلدار پودے

انتہائی مناسب قیمت کے ساتھ برائے فروخت ہے

رابطہ: 03336706595

مسرور آٹو ورکشاپ

ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ

تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ

بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ

فون: 03346371992

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ میں پہلی بار شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر

گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ

0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

Best Return of your Money

گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس

نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے

انصاف کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

ربوہ میں طلوع و غروب 7 مئی

طلوع فجر	3:49
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414

047-6211707-0301-7972878

موٹاپا ختم

ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں

عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری

نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی

نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

فیکٹری اینڈ شوروم 1-265-16/B کالج روڈ نز داکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

042-35114822,35118096,03004026760

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000

Mob:0333-6524952

E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور

04235301547-48

چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی

03009488447

E-mail:umerestate@hotmail.com

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیر اب ورائٹی بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز۔ ربوہ 0300-4146148

فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market

Landa Bazar, Lahore

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

GERMAN

جرمن لینگویج کورس

for Ladies

047-6212432

0304-5967218

FR-10

فاران ریسٹورنٹ

نہایت عمدہ ماحول اور لذیذ کھانوں کا مرکز

چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن تکہ، چکن پیس، چپل کباب شامی کباب، سیخ کباب، بون لیس فش اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہیں۔

عصر کے بعد پکوڑے، سینڈوچ، چکن پکوڑا اور چائے کا بھی انتظام ہے۔

☆ سپیشل پیکج ☆ فی کس کھانا صرف 100 روپے میں دستیاب ہے۔ جس میں دال، سبزی کٹلس اور چکن قورمہ شامل ہوگا۔

اوقات: شام 5 بجے تا 10:30 بجے رات

فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ دارالرحمت غربی ربوہ

فون: 0476213653 موبائل: 0333-9790392